# ساس اور بہو میں جھگڑا ماں چاہتی ہے کہ بیٹا ان سے دور رہے

# حصلت مشاكل بين أمه وزوجته وأمه تريد منه أن يعيش بعيداً عنها

[ urdu - اردو - أردو ]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

## ساس اور بہو میں جھگڑا ماں چاہتی ہے کہ بیٹا ان سے دور رہے

میری والدہ اور میری بیوی كے مابین تعلقات بہت خراب ہیں، اور اس درجہ تك خراب ہو گئے ہیں كہ میری والدہ میری بیوی كا چہرہ بھی نہیں دیكھنا چاہتی، والدہ چاہتی ہے كہ ہم علیحدہ ہو جائیں، لیكن میں اپنی والدہ كو نہیں چھوڑنا چاہتا كیونكہ میں خاندان میں بڑا بیٹا ہوں، اور اسی طرح میں انہیں ناراض بھی نہیں كرنا چاہتا، تو كیا میں اپنی بیوی كو طلاق دے دوں ؟

---

الحمد للہ:

اول:
اس میں كوئی شك و شبہ نہیں كہ بیٹے پر ماں كا عظیم حق ہے، اور والدہ كے ساتھ حسن سلوك كرنا سب سے بڑا واجب ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:
{ اور تیرا رب یہ فیصلہ كرچكا ہے كہ اس كے علاوہ كسی دوسرے كی عبادت مت كرو، اور والدین كے ساتھ حسن سلوك كیا كرو، اگر آپ كی زندگی میں وہ دونوں یا پھر ان میں سے كوئی ایك بوڑھا ہو جائے تو تم انہیں اف بھی مت كہو اور نہ ہی ان كی ڈانٹ ڈپٹ كرو، اور ان كے لیے اچھی اور نرم بات كہو }الاسراء ( ٢٣ ).

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے ان دونوں یعنی والدین كے علاوہ دوسروں كے ساتھ بھی حسن سلوك كرنے كا حكم دیا ہے جن كے ساتھ حسن سلوك كرنا واجب ہے جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

{ اور اللہ كی عبادت كرو، اور كسی كو بھی اللہ كے ساتھ شریك مت ٹھراؤ، اور والدین كے ساتھ حسن سلوك كرو، اور قریبی رشتہ داروں كے ساتھ اور یتیموں كے ساتھ، اور مسكینوں كے ساتھ اور قرابت دار ہمسائیوں كے ساتھ، اور اجنبی ہمسایہ كے ساتھ اور پہلو كے ساتھی كے ساتھ، اور راہ كے

مسافر سے اور ان غلاموں سے حسن سلوك كرو، يقينا الله تعالى تكبر كرنے والوں اور شيخى خوروں كو پسند نہيں فرماتا }النساء ( ٣٦ ).

اور نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے ہر حقدار كو اس كا حق دينے كا حكم ديا ہے "
ديكھيں: صحيح بخارى حديث نمبر ( ١٩٦٨ ).

چنانچہ والدين كا حق اور خاص كر سب لوگوں كے حقوق پر مقدم ہے:

ابو ہريرہ رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ايك شخص رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كرنے لگا:

اے الله تعالى كے رسول صلى الله عليہ وسلم: لوگوں ميں سے ميرے ليے سب سے زيادہ حسن سلوك كا مستحق كون ہے ؟

تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرى والدہ.

اس شخص نے عرض كيا: پھر كون ؟

نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرى والدہ.

اس شخص نے عرض كيا: پھر كون ؟

نبى كريم صلى لله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرى والدہ.

اس شخص نے عرض كيا: پھر كون ؟

نبى كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرا والد "

صحيح بخارى حديث نمبر ( ٥٩٧١ ) صحيح مسلم حديث نمبر ( ٢٥٤٨ ).

ليكن اس كا يہ معنى نہيں كہ انسان دسروں كو ان كے حق نہ دے، بلكہ اس پر واجب ہے كہ ہر شخص كو اس كا حق دے جيسا كہ اوپر بيان كيا گيا ہے، اور وہ ان حقوق ميں توازن قائم كرے، اور اس ميں حسب استطاعت ان مصالح كو جمع كرے جن كى قدرت ركھتا ہے، اور وہ اپنے گھر كو چلانے ميں حكمت سے كام ليتے ہوئے اچھے طريقہ سے معاملات سرانجام دے.

دوم:

ساس اور بہو كے مابين اس قسم كى مشكلات عام اور تكرار سے ہوتى ہيں، اور پھر يہ نئى چيز نہيں بلكہ قديم دور سے ہى آ رہى ہيں؛ ليكن ايك عقلمند شخص اپنے معاملات ميں اچھى نظر ركھتا ہے اور اسے ايسے طريقہ سے سرانجام دے كہ وہ ان مشكلات كو حسب استطاعت كم كر سكے، اور اس كے دروازے بند كرے.

اسى ليے بيوى كا اپنے خاوند پر يہ حق ہے كہ وہ اپنى بيوى كو عليحدہ رہائش لے كر دے.

الموسوعۃ الفقہيۃ ميں درج ہے:

" والدين اور بيوى كو ايك ہى رہائش ميں اكٹھے ركھنا جائز نہيں ہے ( اور اسى طرح دوسرے رشتہ داروں كو بھى ) اس ليے بيوى كو حق حاصل ہے كہ ساس اور سسر ميں سے كسى ايك كے ساتھ رہنے سے انكار كر سكتى ہے؛ كيونكہ بيوى كے ليے مستقل اور عليحدہ رہائش پر وہ اپنے آپ اور اپنے مال اور اپنے حقوق پر پرامن رہ سكتى ہے، اور كسى كو بھى اسے ساس اور سسر كے ساتھ رہنے پر مجبور كرنے كا كوئى حق نہيں.

جمہور فقہاء احناف اور شافعى اور حنابلہ كا يہى مسكل ہے.

اور مالكى حضرات نے شريف اور غير شريف عورت ميں فرق كرتے ہوئے كہا ہے كہ:

شريف عورت اور اس كى ساس و سسر كو ايك ہى رہائش ميں ركھنا جائز نہيں، ليكن اگر وہ عورت شريف نہيں تو پھر اسے ساس اور سسر كے ساتھ ركھنا جائز ہے.

ليكن اگر غير شريف عورت اور خاوند كے ماں باپ كو ايك ہى رہائش ميں ركھنے ميں بيوى پر ضرر ہو تو پھر يہ بھى صحيح نہيں ہے " انتہى

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ ( ٢٥ / ١٠٩ ).

آپ نے سوال ميں جو صورت بيان كى ہے اس سے يہى ظاہر ہوتا ہے كہ بلاشك و شبہ آپ كى ماں اور آپ كى بيوى كو ايك ہى رہائش ميں اكٹھا ركھنا ممكن نہيں، اور ان دونوں كو عليحدہ ركھنا واجب اور ضرورى ہے.

خاص كر ماں نے ہى يہ مطالبہ كيا ہے، اس ليے جتنى جلدى ہو سكے آپ عليحدہ ہو جائيں، اور اس مسئلہ كو حل كرنے كے ليے كوئى اور سوچ اور رائے مت ركھيں، يعنى آپ كا اپنى بيوى كو طلاق دينا يہ اس مشكل كا حل نہيں ہے.

اور خاص كر جب آپ كا بيٹا بھى ہے؛ اور پھر يہ مشكل تو آئندہ بھى ہر بيوى كے ساتھ ہو گى جو بھى آپ اپنى ماں كے ساتھ رہائش ميں ركھيں گے.

اس ليے آپ كو جو رائے جلدى اختيار كرنى چاہيے وہ آپ كى قدرت اور استطاعت كے مطابق ہے، وہ يہ كہ آپ اپنى بيوى كے ليے كوئى مستقل اور عليحدہ رہائش تلاش كريں، اور اگر آپ رغبت ركھتے ہيں كہ آپ اپنى والدہ كے قريب رہيں اور اس سے صلہ رحمى اور اس كى ديكھ بھال كرتے رہيں تو آپ اپنى والدہ كى رہائش كے قريب ترين رہائش تلاش كريں.

اس طرح آپ جب بھى گھر آئيں يا باہر جائيں تو آپ كے ليے اپنى والدہ كے پاس جانا ممكن ہوگا، اس طرح آپ اپنى والدہ سے صلہ رحمى و حسن سلوك اور بيوى كے ساتھ مشكلات سے راحت دونوں كو جمع كر سكتے ہيں.

اور اپنى والدہ سے ہميشہ تعلق بھى قائم ركھ سكتے ہيں اور اس كے ساتھ ساتھ بيوى كے ساتھ حسن معاشرت بھى قائم ركھيں آپ پر جو حقوق واجب

ہیں ان کی ادائیگی کریں اور اسے اس کی حیثیت کے مطابق رہائش لے کر دیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( ٩٧٨١٠ ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو رشد و ہدایت سے نوازے اور آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .